حضرت مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی

"اسلامی نظام کے خدوخال" پر دیوبندی تبصرہ

بغضِ ناحق کے جو لا مکھی لاوا اُگلا ہے

مولوی محمد ولی صاحب نے "اتبعوا سواد الاعظم" حدیث بحوالہ شاہ ولی اللہ پیش کی ہے کہ بڑی جماعت کی پیروی کرو: اول تو یہ روایت ہی ضعیف ہے۔ اگر اسے مان ہی لیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ جو تعداد میں زیادہ ہوں وہ مراد ہیں۔ دیکھئے بے نمازوں کی کثرت ہے۔ بے روزوں جھوٹوں، فاسقوں فاجروں، بے دینوں کی کثرت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، میری امت کے تہتر گروہ ہوں گے۔ ایک ناجی ہوگا اور بہتر گمراہ ہوں گے۔ فرمائیے، سوادِ اعظم ایک کی ہوئی یا بہتر کی؟ قرآنِ مجید میں ہے:

"ان ابراھم کان امۃ" (پ ۱۴ ع ۲۲)

کہ "حضرت ابراہیمؑ امت تھے"

دیکھئے، ابراہیمؑ ایک ذات سوادِ اعظم ہیں۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

"لو ان فقیھا علی رأس جبل لکان ھو الجماعۃ"

"ایک عالم جو تنہا کسی پہاڑ کی چوٹی پر ہو، وہ جماعت ہے"

قرآن فرماتا ہے:

"وقلیل من عبادی الشکور"

"میرے شکرگزار بندے تھوڑے ہیں"

معلوم ہوا، کثیر التعداد عوام کی بھیڑ کو سوادِ اعظم نہیں کہتے۔ سنئے مسلم شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"آدمؑ کی اولاد میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹) فی ہزار دوزخ میں جائیں گے" دیکھئے یہاں سوادِ اعظم دوزخ میں جا رہا ہے۔ جو شخص سوادِ اعظم سے مراد گنتی اور تعداد لیتا ہے وہ علم و آگہی سے دور ہے۔

بتائیے ایکطرف دو صد بے نماز، بے دین، زانی، شرابی ہوں اور دوسری طرف حضرت جنید بغدادیؒ ہوں، آپ سوادِ اعظم کسے کہیں گے، یقیناً حضرت جنیدؒ ہی سوادِ اعظم ہیں۔ سوادِ اعظم معنویت، قدر و قیمت کے لحاظ سے سوادِ اعظم کہلاتا ہے۔ یاد رہے سوادِ اعظم حضورؐ اور صحابہؓ کے طریق پر چلنے والے ہیں۔ کتاب و سنت کے علم کا خزانہ رکھنے والے سوادِ اعظم ہیں۔ فرمائیے، ایک ڈھیر ہے خرمہروں کا اور مقابلہ میں ایک ہیرا ہے۔ قدر و قیمت ہیرے کی ہے نہ کہ خرمہروں (کوڑیوں) کی۔ تو ہیرا ہی سوادِ اعظم ہے۔

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں!

ہم نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ بے نمازوں اور رمضان میں علانیہ کھانے پینے والوں کو حکومت کوڑوں یا جرمانوں کی سزا دے۔ اس پر مولوی محمد ولی صاحب فرماتے ہیں: "صادق صاحب، یہ کوڑوں اور جرمانوں کی سزا کس حدیث سے ثابت ہے؟

جناب، کچھ ہم بھی پوچھتے ہیں:

"بے نماز کو نزدیک امام اعظمؒ کے ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے" (درمختار) یہ فتویٰ کس حدیث سے ثابت ہے؟ "امام شافعی کے نزدیک بے نماز قتل کیا جائے" (درمختار) یہ فتویٰ کس حدیث سے ثابت ہے؟ "تارک الصلوٰۃ مارا جائے یہاں تک کہ اس کا خون جاری ہو" (درمختار) یہ فتویٰ کس حدیث سے ثابت ہے؟ ـــــــ "زوجہ مفقود الخبر نوے برس انتظار کرے" (عالمگیری) فرمائیے یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ "مستحق امامت کا وہ شخص ہے جس کی بیوی خوبصورت ہو" (درمختار) یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ ـــــ "وہ امامت کا مستحق ہے جس کا عضو چھوٹا ہو" (درمختار) یہ مسئلہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ "گیہوں، جو، شہد، جوار کی شراب ابو حنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے، پینے والے کو حد نہیں ماری جائے گی، خواہ نشہ چڑھ جائے" (ہدایہ کتاب الاشربہ) فرمائیے، یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ ـــــ "بجائے اللہ اکبر کے (نماز میں) الحمد للہ یا تبارک اللہ، یا "اللہ اجل" یا "اللہ اعظم" یا "الرحمٰن اکبر" کہے تو جائز ہے" (ہدایہ شرح وقایہ) یہ جواز کس حدیث سے ثابت ہے؟ ـــــ "فاتحہ کے بجائے کچھ حصہ قرآن سے پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائیگا" (ہدایہ جلد اول) یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ ـــــ "جس عضو پر نجاست لگی ہو، تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتا ہے" (بہشتی زیور) یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ ـــــ "میاں گیا پردیس (کویت، بحرین وغیرہ) گھر نہیں آیا، برسیں گزر گئیں۔ بعد میں بچہ پیدا ہوا، حلالی ہے، اسی کا ہے" (بہشتی زیور) جناب یہ کس حدیث کا عطر ہے؟ "شراب کا سرکہ بن جائے تو پاک ہے" (درمختار، عالمگیری) یہ

کس حدیث سے ثابت ہے؟ ـــــــ باقی پھر ان شاء اللہ ! ۵

چشمے دیدہ و ہوائے خوش و پروازے کرد
کبکِ مسکیں چہ خبر داشت کہ شہبازے ہست

ہم نے لکھا تھا کہ سب مکاتبِ فکر بیعت کریں دستِ سنت پر (جو ایک طرح حضورؐ کے ہاتھ پر ہی بیعت ہوگی کہ سنت اور حدیث سربراہِ مرسلاں کے قائم مقام ہے) کہ (قانون نافذ کرنے میں ہم صرف سنت کو اپنائیں گے)

ہمارا مطلب یہ تھا کہ اسلامی نظام جاری کرنے میں ہدایہ عالمگیری وغیرہ آرائے رجال سے کام نہ لیا جائے بلکہ صرف سنت کے دریا سے آب پاشی کی جائے کیونکہ خلفائے راشدین کی خلافت کے دور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت، احکام اور ارشادات سے ہی شرعی قانون بنائے گئے تھے۔

اس پر مولوی محمد ولی صاحب لکھتے ہیں:

"ہم سیالکوٹی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ حضرت ہم صرف سنت کو نہیں اپناتے بلکہ قرآنِ کریم کو بھی اپناتے ہیں نجات ان دونوں پر منحصر ہے"

مولوی محمد ولی صاحب نے ہمارے مضمون میں یہ حدیث نہیں پڑھی کہ نکیرین کے سوال "مادینک؟" کے جواب میں مومن موحد کہے گا "دینی الاسلام، میرا دین اسلام ہے" اور دینِ اسلام سے کیا مراد ہے؟ حضورؐ فرماتے ہیں، "ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ" (موطا امام مالکؒ) "چھوڑ چلا ہوں تم میں دو چیزیں (جو دینِ اسلام ہے) ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک ان دونوں کو مضبوط پکڑے رکھوگے، (ایک) اللہ کی کتاب (دوسری) اس کے رسول کی سنت؟

سبحان اللہ، جو لوگ شخصی تقلیدِ جامد کی تاریک وادی کے راہی ہیں (جنہیں دلیل اور علم سے واسطہ نہیں) وہ اہلِ حدیثوں کو سبق دینے بیٹھے ہیں:

"معلوم نہیں صادق صاحب صرف سنت کا نام تو لیتے ہیں اور قرآنِ کریم کو بھول جاتے ہیں، آخر آپ کتاب وسنت دونوں کا نام کیوں نہیں لیتے!

جناب، اوپر کی حدیث میں کتاب وسنت کا نام تو ہم نے لیا ہے۔ یہ حدیث ہمارے مضمون میں موجود ہے کہ صرف دو ہی چیزیں حضورؐ ہم کو دے گئے ہیں اور یہی دینِ اسلام ہے۔

دستِ سنت پر بیعت کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ایک طرح حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت ہو جائے گی۔ کہ ہم

اپنے ملک میں سب شرعی قانون سنت کی روشنی میں بنائیں گے۔ اور خود بھی عہد کرتے ہیں کہ اپنی زندگی سیرت کے نور میں گزاریں گے۔ صرف سنت کا نام لینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن کو بھلا دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ سنت پر عمل کرنے سے ہی قرآن پر عمل ہوتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

"من یطع الرسول فقد اطاع اللہ"

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔"

پس سنت قرآن پر عمل کراتی ہے۔ تو عمل بالسنۃ کے ساتھ قرآن برابر شامل ہے۔ اور عمل بالقرآن کو سنت لازم ہے۔ دیکھئے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ"

"میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اسے مضبوطی سے تھام رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ چیز اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔"

دیکھا یہاں حضورؐ نے اختصار کے طور پر صرف قرآن کا نام لیا ہے۔ حالانکہ حدیث اور سنت عمل بالقرآن کیلئے لازم ہے۔ بغیر سنت کے قرآن پر عمل نہیں ہو سکتا۔

مولوی محمد ولی صاحب خواہ مخواہ بات کو طول دیتے ہیں، بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور حشو و زوائد کی سیاہی سے "خدام الدین" کے اوراق سیاہ کرتے ہیں —— آپ ایک اور دور کی کوڑی لائے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"آپ (صادق صاحب) فرماتے ہیں کہ سنت سربراہِ مرسلاں کے قائم مقام ہے۔ تو پھر صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اس کے بعد حضرت عثمانؓ اور اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ یعنی پیغمبر کا نائب اور جانشین کیوں مقرر کیا؟"

سبحان اللہ، کیا اعتراض ہے! (ناقل) —— جناب! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام ہی معنوی طور پر آپ کے قائم مقام ہیں۔ خلفاء صوری طور پر آپ کے جانشین ہیں۔ اگر سنت اور سیرت اور احکام خیر الوریٰؐ موجود نہ ہوتے تو خلافت کا کام کس طرح چل سکتا تھا؟ بات بات پر خلفاء نے کتاب و سنت سے کام لیا۔ تو اصل چیز کتاب و سنت ہی ہے جس پر قصر خلافت کی بنیاد رکھی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مہاجرین اور انصار میں اختلاف ہوا کہ خلیفہ مہاجرین میں سے ہو یا انصار میں سے۔ مہاجر کہتے خلیفہ ہم میں سے ہو۔ انصار کہتے خلیفہ ان میں سے ہو۔ آخر ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپؐ کی حدیث سنا دی، "الائمۃ من قریش" کہ "خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے"۔ چنانچہ سب نے تسلیم

کر کے حضرت ابوبکر صدیقؓ قریشی کو خلیفہ بنا لیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ہی آپؐ کے قائم مقام نکلی جس نے قاضی کا کام دیا۔ ہاں تو صحابہؓ نے خلفاءؓ کو اس لئے نائب مقرر کیا کہ سنت کو نافذ کریں۔ اور یہ خلفاء خود بھی سنت ہی کے پابند تھے۔

پھر مولوی محمد ولی صاحب لکھتے ہیں:

"صادق صاحب نے صرف سنت کو لے لیا اور کتاب اللہ کی طرف دیکھا بھی نہیں۔ افسوس کہ اتباع سنت کے دعویدار کتاب اللہ کو بھی نظر انداز کر گئے"

جناب، اہلحدیث کتاب وسنت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کا دین و مذہب ہی کتاب و سنت ہے۔ البتہ مولوی محمد ولی صاحب مقلد حنفی، بحیثیت مقلد ہونے کے کتاب وسنت کو نظر انداز کرتے ہیں۔ کہ اصولِ فقہ کی کتابوں میں تقلید کی تعریف یہ ہے: والتقلید قبول قول الغیر بلا دلیل۔ (شرح قصیدہ امالی) غیر نبی (امام) کے قول کو بلا دلیل ماننا ہے۔ اور دلیل کتاب وسنت ہے ؎

گل و گلچیں کا گلہ بلبلِ خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

ہم نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ حدیث میں ہے "اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج، عمرہ قبول نہیں کرتا اور بدعتی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال باہر نکل جاتا ہے" (ابن ماجہ) یہ حدیث لکھ کر ہم نے حکومت کو توجہ دلائی تھی کہ وہ ملک سے شرک و بدعت کو مٹائے۔ اس پر مولوی محمد ولی صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ حدیث بالا کی تائید میں کہتے کہ ضرور حکومت غالیوں کی جاری کردہ بدعات کو مٹائے۔ لیکن باوجود اس بات کے جاننے کے کہ پاکستان شرک اور بدعات سے بھرا ہوا ہے، ادھر توجہ نہیں کی اور فقہ کا بدلہ لینے کیلئے (کیونکہ ہم نے کہا تھا کہ فقہ کا جو مواد حدیث کے خلاف ہے، اسے مٹا دینا چاہیئے) حدیث دشمنی مول لے لی ہے۔ فرماتے ہیں کہ "اگر بدعتی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو پھر ان اہلِ بدعت راویوں کا کیا ہوگا جن کی روایتوں سے صحاح ستہ بھری پڑی ہے (گویا صحاح ستہ اہلحدیثوں کی ہیں حنفیوں کی نہیں) اگر یہ رواۃ اپنی بدعت کی وجہ سے العیاذ باللہ کافر ہو گئے اور اسلام سے گوندھے ہوئے بال کی طرح نکل گئے تو پھر آپ امام بخاری اور امام مسلم کی ان حدیثوں کو کیوں نکال نہیں دیتے۔ اس صورت میں صحیح بخاری کو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کہنا کیسے صحیح ہوگا؟

دیکھا! یہ قدر اور عزت ہے مقلد حنفیوں کے دل میں احادیث مصطفےٰ کی کہ صحاح ستہ کے راوی اہلِ بدعت ہیں لہٰذا احادیثوں کو چھوڑ کر آراء رجال اور فقہ کے بے دلیل قیاسی مسائل کی شراب خانہ خراب

پی کر مدہوش ہو جاؤ) مولوی صاحب! آپ نے تمام اہلِ بدعت راویوں کے نام اور ان کے بدعت کے کام (اعداء شلی الدین) کیوں نہیں لکھ دیئے؛ کتنا عشق ہے آپ کو فقہ کے ساتھ۔ اور کتنی عداوت اور بغض ہے حدیث سے؟

سہ یہ کیا اندھیر ہے اے دشمنِ مہر و وفا تجھ سے
ہوس نے کام جاں پایا محبت شرمسار آئی!

ہم نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ فقہ کا جو مواد خلافِ حدیث ہے اس کو مٹا دینا چاہیئے۔ اس پر مولوی محمد ولی صاحب فرماتے ہیں:

"اگر واقعی آپ نے اس فقہی مواد کو مٹانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے تو سب سے پہلے فتاویٰ نذیریہ، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ اہل حدیث، سبل السلام وغیرہ وغیرہ سب کو دریا برد کر دیں۔"

مولوی صاحب! آپ ہماری ان کتابوں میں جو مواد خلافِ حدیث ہے، اس کی نشاندہی کر دیں۔ ہم اسے ضرور دریا برد کر دینگے۔ کیا آپ بھی ایسا کرنے کو تیار ہیں؛ کہ جو موادِ فقہ خلافِ حدیث ہے، جسے ہم ثابت کر دیں، آپ ان کتابوں سے نکال کر اسے دریا برد کر دینگے۔ فقہ کے حیا سوز اور ایمان ربا مسائل جناب کے حوالے کر دیں گے سہ

فسوف تری اذا انکشف الغبار
اتحت رجلک فرس ام حمار

مولوی محمد ولی صاحب تقلید کی دو آتشہ پی کر استنے بدمست ہو گئے ہیں کہ مدہوشی میں ذاتی حملہ پر اتر آئے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"جس وقت یہ خبر پہنچ جائے کہ صادق صاحب نے ان تمام کتابوں (فتاویٰ نذیریہ، فتاویٰ ثنائیہ وغیرہ) کو خیاب کے حوالے کر دیا تب ہم سمجھیں گے کہ صادق صاحب واقعی صادق ہیں اور ان کے بارے میں جو یہ مشہور ہے کہ صادق صاحب اپنے نام کی نقیض ہیں، محض غلط ہے!"

مولوی صاحب! یہ کس ابلیس نے آپ کو "وحی" کی ہے کہ یہ بات مشہور ہے کہ صادق، صادق نہیں کاذب ہے۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ کراچی سے سیالکوٹ آکر منادی کراؤ، دیوبندیوں اور بریلویوں کو جمع کر کے میرے بارے میں سوال کریں، میرے اخلاق اور کردار کے متعلق ان سے پوچھیں ان شاء اللہ اپنوں اور بیگانوں میں ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے گا جو کہے گا کہ محمد صادق نے کبھی کسی سے دھوکا کیا ہے یا جھوٹ بولا ہے۔ آپ کو سیالکوٹ آنے اور کراچی جانے کا کرایہ میں دوں گا۔

میرے سچا اور جھوٹا ہونے کا آپ نے یہ معیار قائم کیا ہے کہ اگر میں فتاویٰ نذیریہ وغیرہ کتابوں کو دریا برد کردوں تو سچا، ورنہ جھوٹا، صرف جھوٹا نہیں بلکہ مشہور جھوٹا! ـــــ مولوی صاحب، مسائل تو رہے ایک طرف کہیے کیا یہ شرافت ہے؟

دراصل بات یہ ہے کہ ہم نے جو کہا ہے کہ فقہ کا جو مواد خلافِ حدیث ہے، اسے مٹا دینا چاہیئے۔ اس بات سے آپ جل بھن کر کباب ہو گئے ہیں۔ غیظ و غضب میں آکر آپ نے مجھے مشہور کذب کہہ کر نامۂ اعمال سیاہ کر لیا ہے، مجھ پر بہتان لگا کر رذائے اخلاق کو تار تار کر دیا ہے، قیامت کے روز جب آپ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو آپ کا دامن اور میرا ہاتھ ہوگا ؎

قریب ہے یار روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

ہم نے لکھا تھا، اسلام دودھ پینے والے مجنوں سے نفرت کرتا ہے اور نفس کا خون پینے والے مجنوں کو سینے سے لگاتا ہے۔ اس پر مولوی محمد ولی صاحب لکھتے ہیں:

"صادق صاحب! ذرا یہ تو بتائیے کہ اسلام میں دودھ کا پینا کب سے حرام ہوا اور خون کا پینا کب حلال ہوا؟"

معلوم ہوتا ہے کہ محمد ولی صاحب یا تو تجاہلِ عارفانہ سے کام لیتے ہیں یا اردو کے محاوروں اور ضرب الامثال سے نابلد اور کورے ہیں۔ جناب! دودھ پینے والے مجنوں سے مراد تن آسان، سہل انگار اور بے عمل شخص لیا جاتا ہے اور نفس کا خون پینا، نفس مارنا، نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔ لہو یا خون پینا محاورہ ہے، نہایت دق کرنا، مارنا، جان لینا۔ مطلب یہ ہوا کہ تن آسانی کو اسلام ناپسند کرتا ہے۔ اور نفس مارنے کو اسلام دوست رکھتا ہے۔ اتنی سی بات ہے جسے ولی صاحب نے افسانہ بنا دیا۔

ہم نے اپنے مضمون میں ایک حدیث کا ترجمہ اس طرح لکھا تھا: "مردے دعا کیلئے زندوں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ زندوں کی دعا کے سبب مردوں کو پہاڑ کے برابر ثواب پہنچاتا ہے"۔ ہمارے مضمون کے مسودہ سے کاتب غلطی سے "زندوں کے محتاج ہیں" چھوڑ گیا[لہ] اور یوں لکھ گیا "مردے دعا کیلئے اللہ تعالیٰ زندوں کی دعا کے سبب مُردوں کو پہاڑ کے برابر ثواب پہنچاتا ہے"!

اس پر مولوی محمد ولی صاحب یوں بغض اگلتے ہیں:

"مولوی محمد صادق صاحب کی علمی استعداد ملاحظہ ہو، کیا شاندار ترجمہ فرمایا ہے کہ معنی کچھ بھی سمجھ میں نہ آئے۔ صادق صاحب! یہ حدیث کا ترجمہ کیا ہے یا کوئی جنتر منتر لکھ دیا ہے۔

لہ

خدا کے بندے جب خود ترجمہ کرنا نہیں آتا تو اس میں شرم کی کیا بات ہے، کسی سے پوچھ لیا ہوتا!

مولوی صاحب! اس حدیث کا پورا اور صحیح ترجمہ ہماری کتاب "مسلمان کا سفر آخرت" اور "نماز جنازہ" میں موجود ہے۔ کاتب نے "زندوں کے محتاج ہیں" کے الفاظ چھوڑ دیئے تو ترجمہ جنتر منتر ہو گیا۔ آپ سوچئے کہ مذکورہ بے مفہوم عبارت جو ایک عامی کو بھی کھٹکتی ہے، کیا میں لکھ سکتا تھا؟ یہ بات علمی دنیا جانتی ہے کہ کاتب غلطی کر کے مضحکہ خیز عبارتیں بنا دیتے ہیں۔ لیکن ولی کے سینہ میں جو انتقام اور بغض کی آگ بھڑک رہی ہے، اس کی تپش سے صادق کی علمی استعداد کا لالہ کس طرح بچ سکتا ہے ؎

میں دہر کے ارباب کو سجدہ نہیں کرتا
پیشانیٔ دوراں پہ شکن میرے لئے ہے

مولوی محمد ولی صاحب! حدیث شد رحال سے قبروں کے عرسوں پر جانے کی ضرور ممانعت ہے۔ تقلیدی غالیوں کی پاسداری آپ کو زیب نہیں دیتی۔ شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

"من ذهب الی اجمیر" "جو شخص اجمیر (عرس پر) گیا یا غازی سالار کی قبر پر (عرس میں) گیا" "فقد عبد الصنم" "اس نے بت پوجا" اور یہ اسفار "اشد من القتل والزنا" "اور عرسوں پر جانا قتل اور زنا سے سخت تر ہے!" (تفہیمات)

مولوی صاحب پوچھتے ہیں، عرس اس وقت کہاں تھے؟ جناب! یہودی اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں پر میلے لگاتے تھے، اجتماع کرتے تھے جسے آجکل کی اصطلاح میں عرس کہا جاتا ہے۔ اس لئے حضورؐ نے فرمایا:

"لا تجعلوا قبری عیدا"

کہ "میری قبر پر میلہ نہ لگانا" یعنی عرس نہ کرنا۔

اور فرمایا:

"اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد (عبادت گاہیں) بنا لیا" (مشکوٰۃ)

——— اچھا مولوی صاحب، پھر ملیں گے۔ ان شاء اللہ ؎

کبھی آہ لب پہ مچل گئی کبھی اشک آنکھ سے ڈھل گئے
یہ تمہارے غم کے چراغ ہیں کبھی بجھ گئے کبھی جل گئے